118343 ـ اسلامی مجلس کا " روحانی باپ " نام رکھنا اور نصاری کو بھائی کہنا

سوال

کیا انٹرنیٹ پر کسی اسلامی مجلس کا " العراب (godfather) نام رکھنا جائز ہے ؟ یہ علم میں رہے کہ یہ مسیحی بھائیوں کا روحانی باپ ہے، یا پھر رخصتی کی تقریبات میں شرکت کرنے والا بشپ ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سوال کا جواب دینے سے قبل دو چیزوں پر تنبیہ کرنا بہتر معلوم ہوتا ہے:

پہلی تنبیہ:

سوال میں آپ نے مسیحی کے الفاظ استعمال کیے ہیں، ان الفاظ کی بجائے اللہ تعالی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جو نام دیا ہے انہیں وہی نام دینا بہتر ہے، اس لیے ہم انہیں نصاری کہیں گے، کیونکہ یہ ایسا لقب یا لفظ ہے جو ان کافروں کے تزکیہ پر دلالت نہیں کرتا، یا پھر ان کی عیسی علیہ السلام کی طرف نسبت کو بھی ظاہر نہیں کرتا کیونکہ حقیقت میں تو انہوں نے عیسی علیہ السلام کے ساتھ کفر کا ارتکاب کیا اور دعوی کیا ہے کہ وہ الہ ہے یا پھر اللہ کا بیٹا ہیں ؟! نعوذ باللہ من ذلك.

حالانکہ اللہ سبحانہ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں انہیں اہل کتاب اور نصاری کا نام دیا ہے، نصاری فلسطین میں ایك بستی ناصرہ کی طرف منسوب ہے.

امام طبری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نصاری کو آپس میں ایك دوسرے کی مدد کرنے کی بنا پر نصاری کہا گیا ہے، اور ایك قول یہ بھی ہے کہ ناصرہ بستی میں رہنے کی بنا پر انہیں نصاری کہا گیا ہے " انتہی

دیکھیں: تفسیر الطبری (2 / 144).

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کچھ عرصہ سے نصاری کے لیے " مسیحی " کا استعمال ہونے لگا ہے، کیا مسیحی کہنا صحیح ہے یا کہ نصاری کہنا چاہیے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

مسیحی مسیح بن مریم علیہ السلام کی طرف نسبت ہے ان کا گمان ہے کہ وہ ان کی طرف نسبت رکھتے ہیں؛ حالانکہ مسیح علیہ السلام ان سے برئ ہیں، اور پھر نصاری نے جھوٹ اور بہتان لگایا ہے کیونکہ مسیح علیہ السلام نے انہیں یہ تو نہیں کہا کہ وہ اللہ کے بیٹے ہیں، بلکہ انہوں نے تو کہا میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں؛ لیکن نصاری نے جھوٹ بولا اور انہیں اللہ کا بیٹا کہہ دیا.

اس لیے انہیں نصاری کہنا ہی بہتر ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے بھی قرآن مجید میں انہیں یہی نام دیتے ہوئے فرمایا ہے:

اور یہودیوں نے کہا کہ نصاری کسی چیز پر نہیں اور نصاری نے کہا کہ یہودی کسی چیز پر نہیں حالانکہ وہ کتاب کی تلاوت کرتے ہیں البقرۃ (113).

دیکھیں: فتاوی الشیخ ابن باز (5 / 387).

دوسری تنبیہ:

آپ نے سوال میں انہیں بھائی کے الفاظ سے پکارا ہے حالانکہ ایسا کرنا جائز نہیں.

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" کافر مسلمان کا بھائی نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

نہیں سوائے اس بات کے کہ مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں الحجراب (10) .

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مسلمان مسلمان کا بھائی ہے "

اس لیے کوئی بھی یہودی نصرانی یا مجوسی یا کیمونسٹ یا بت پرست وغیرہ کافر مسلمان کا بھائی نہیں اور اسے دوست اور ساتھی بنانا بھی جائز نہیں ہے " انتہی

ديكھيں: فتاوى الشيخ ابن باز (6 / 392).

شيخ محمد بن صالح العثيمين رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال دريافت كيا گيا:

كيا كسى كافر كو بھائى كا وصف ديا جا سكتا ہے ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" كسى بھى مسلمان شخص كے ليے كسى بھى قسم كے كافر شخص كو بھائى كا وصف دينا جائز نہيں؛ چاہے نصرانى ہو يا يہودي يا مجوسى يا ملحد اسے بھائى كہنا صحيح نہيں ہے، اس ليے ميرے بھائى آپ اس طرح كى عبارت استعمال كرنے سے اجتناب كريں؛ كيونكہ مسلمانوں اور كفار كے مابين كبھى بھى بھائى چارہ نہيں ہے، كيونكہ اخوت و بھائى چارہ تو ايمانى اخوت ہے؛ جيسا كہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

نہيں سوائے اس بات كے مومن آپس ميں بھائى بھائى ہيں .

ديكھيں: مجموع فتاوى الشيخ ابن عثيمين (3 / 43).

دوم:

ہم آپ كو يہى نصيحت كرتے ہيں كہ آپ اپنى اس اسلامى مجلس كا نام " روحانى باپ " مت ركھيں، كيونكہ ايك قبيح نام ہے، اور آپ نے اس نام سے اجتناب كے اسباب بھى بيان كر ديے ہيں اس سے ركنے كے يہى اسباب كافى ہيں كہ نصارى كے ہاں اس لفظ كا معنى " روحانى باپ ہے يعنى وہ " godfather " كہتے ہيں.

اس كے علاوہ ايك دوسرا سبب يہ بھى ہے كہ يہ ايك ايسے پروگرام كا نام ہے جو ايك فضائى چينل پر عرب كى تباہى كے ليے پيش كيا جا رہا ہے، اور كچھ يورپى ممالك ميں تو يہ نام ايك ڈرگ مافيا جو نشہ آور اشياء كو رواج دينے والے گروہ كا بھى نام ہے، اور اسى طرح اس گروہ كے حالات كے متعلق ايك مشہور فلم كا بھى يہى نام ہے.

اس ليے ہم ان مندرجہ بالا اسباب كى بنا پر آپ كو يہى نصحيت كرتے ہيں كہ آپ اس نام كو چھوڑ كر كوئى ايسا نام اختيار كريں جو آپ كے دين اسلام كے شايان شان بھى ہو اور آپ كى كتاب قرآن مجيد كى زبان كے بھى شايان شان ہو.

مستقل فتوى كميٹى سعودى عرب كے علماء كرام سے درج ذيل سوال كيا گيا:

ہم نوجوانوں كا ايك گروہ الحمد للہ اسلامى تعليمات پر مكمل عمل كرتے ہيں، ايك ہى جگہ ملازمت كرتے اور ايك ہى

جگہ رہائش رکھتے ہیں بعض اوقات دل بہلانے کے لیے ہم ایك دوسرے کو ایسے ناموں سے پکارتے ہیں جو ہمارے نام نہیں اور نہ ہی ہمارے دین میں بولے جاتے ہیں مثلا: جرجیس پیٹرس، حنا، میخائیل، بنیامین "

یہ علم میں رہے ہم میں سے کوئی بھی اس نام سے پکارے جانے پر ناراض نہیں ہوتا، لیکن یہ نام مسیحیوں کے ہاں معروف ہیں اور وہی یہ نام رکھتے ہیں تو کیا ان ناموں سے پکارنا حرام ہے ہم صرف بطور ہنسی مذاق ایك دوسرے کو ان ناموں سے پکارتے ہیں ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" یہ عمل جائز نہیں کیونکہ ناموں میں کفار سے مشابہت ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے بھی کسی قوم سے مشابہت کی تو وہ انہی میں سے ہے "

اس لیے واجب یہی ہے کہ ان کفار کے ناموں سے ایك دوسرے کو پکارنے سے اجتناب کیا جائے، اور بطور ہنسی مذاق بھی نہ پکارا جائے"

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے " انتہی

الشیخ عبد العزیز آل شیخ.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ صالح الفوزان.

الشیخ بکر ابو زید.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ و الافتاء (26 / 32).

واللہ اعلم .